47738 ـ الله سے سری عادت (مشت زنی) ترک کرنے کا وعدہ کیا اور اسے دوبارہ کر لیا تو اس پر کیا لازم آتا ہے ؟

سوال

میں سوال لکھ رہا ہوں اور اللہ تعالی کے حق میں کمی و کوتاہی اور اپنے کیے پر بہت نادم ہوں ۔ : وہ یہ کہ میں ایك خبیث اور گندی عادت (مشت زنی) کا شکار تھا ۔ اللہ آپ کو عزت دے ۔ کچھ ہی عرصہ ہوا میں نے اسے ترک کیا ہے، اللہ تعالی سے دعا کریں کہ وہ مجھے ثابت قدمی عطا فرمائے.
میں بالکل صراحت کے ساتھ کہا کرتا تھا: میرے رب میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ اس خبیث عادت کی طرف پلٹ کر بھی نہیں دیکھوں گا" ؛ و لیکن پھر کرنے لگتا ۔ اللہ کی قسم ۔ ایسا اللہ تعالی کے ساتھ بطور استھزاہ نہیں کرتا تھا، بلکہ مجھے شیطان گمراہ کرتا تھا.
میری گزارش ہے کہ آپ یہ بتائیں کہ اللہ تعالی کے ساتھ وعدہ خلافی کرنے کی بنا پر میرے ذمہ کیا لازم آتا ہے ؟
اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سوال نمبر (329) کے جواب میں مشت زنی کی بری اور قبیح عادت کی حرمت بیان ہو چکی ہے، اور اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کیفیت بھی بیان ہوئی ہے، لھذا آپ اس سوال کا جواب ضروری پڑھیں.

اور مسلمان شخص کے لیے لازم نہیں کہ اللہ تعالی کی کسی حرام کردہ چیز کو ترک کرنے کے لیے عہد اور نذر مانتا پھرے، بلکہ اسے تو صرف اتنا ہی کافی ہے کہ اسے اس کی حرمت کا علم ہو جائے تا کہ مسلمان شخص اس سے اجتناب کرے اور اس کے نزدیك بھی نہ جائے.

اور جب وہ اللہ تعالی کے ساتھ وعدہ کر لے یا پھر نذر مانے کہ وہ حرام کام کا ارتکاب نہیں کرے گا اور پھر حرام کام کا ارتکاب کر لے تو اسے حرام کام کے ارتکاب کا گناہ تو ملنا ہی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وعدہ خلافی، اور قسم توڑنے اور نذر پوری نہ کرنے کا بھی گناہ ہو گا.

اور پھر اللہ تعالی نے تو معاہدے اور عہد کو پورا کرنا واجب قرار دیا ہے ، اسی کے متعلق اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور عہد کو پورا کرو، کیونکہ عہد کے بارہ میں باز پرس ہونے والی ہے .

جصاص رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے:

اور عہد پورا کرو . یعنی - واللہ اعلم - اس نے جو اللہ تعالی کے ساتھ نذر مان کر اور اللہ تعالی کا قرب حاصل کرنے کے لیے وعدہ کیا ہے اسے پورا کرنا واجب ہے، تو اللہ تعالی نے اسے پورا کرنا لازم قرار دیا ہے، اور یہ بالکل اللہ تعالی کےمندرجہ ذیل فرمان کی طرح ہے:

اور ان میں سے کچھ وہ ہیں جنہوں نے اللہ تعالی سے وعدہ کیا کہ اگر وہ ہمیں اپنے فضل سے عطا کرے گا تو ہم صدقہ کرینگے، اور نیك و صالح لوگوں میں سے بن جائيں گے، اور جب اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا کیا تو انہوں نے اس میں بخل کرنا شروع کردیا، اور اعراض کرتے ہوئے پھر گئے، تو اللہ تعالی نے اس کی سزا میں ان کے دلوں میں نفاق ڈال دیا .

دیکھیں: احکام القرآن للجصاص (3 / 299).

اور سرخسی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

وعدہ پورا کرنا واجب اور ضروری ہے، اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور اللہ تعالی کے وعدہ کو پورا کرو جب تم اس سے عہد کرو .

اور وعدہ پورا نہ کرنے والے کی مذمت کرتے ہوئے اللہ تعالی نے فرمایا:

اور ان میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالی سے وعدہ کرتے ہیں الآیۃ ...

دیکھیں: المبسوط (3 / 94).

اور جس نے بھی اللہ تعالی کے ساتھ کسی فعل کے کرنے کا عہد کیا اور پھر وہ عمل نہ کیا، یا اللہ تعالی سے وعدہ کیا کہ وہ عمل نہیں کرے گا اور پھر وہ عمل کر لیا تو اس پر وعدہ توڑنے کا گناہ ہو گا اور اس کے ذمہ قسم کا کفارہ ہے، لہذا عہد قسم اور نذر کے مترادف ہے.

اور جس نے بھی ان دونوں کو توڑا اس کے ذمہ قسم کا کفارہ ہے، اور قسم کا کفارہ یہ ہے:

غلام آزاد کرنا، یا دس مسکینوں کو کھانا دیا، یا انہیں لباس دینا، ان میں سے کوئی ایك اختیار کرے، اور جو ان تینوں میں سے کوئی ایك نہ پائے یا اس کے پاس استطاعت نہ ہو تو وہ شخص تین یوم کےروزے رکھے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ: میرے اوپر اللہ کا عہد اور میثاق ہے کہ میں یہ کام ضروری کرونگا، یا وہ یہ کہے: اللہ کا وعدہ اور اس کا میثاق کہ میں یہ کام ضروری کرونگا، تو یہ قسم ہے، اور اگر وہ یہ کہے: اللہ کا عہد اورمیثاق میں یہ کام ضروری کرونگا، اور اس نے نیت عہد کی کی تو یہ قسم ہو گی؛ کیونکہ اس نے اللہ کی صفات میں سےایك صفات کے ساتھ قسم کی نیت کی ہے.

دیکھیں: الغنی لابن قدامہ المقدسی (9 / 400).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

عہد اور عقود قریب المعنی ہیں، یا متفق المعنی ہیں، لہذا اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ:

میں اللہ تعالی سے عہد کرتا ہوں کہ اس برس حج کرونگا، تو یہ نذر اور عہد اور قسم ہے.

اور اگر وہ یہ کہتا ہے کہ: میں زید سے کلام نہیں کرونگا، تو یہ قسم اور عہد ہے نہ کہ نذر.

لہذا قسم نذر کا معنی رکھتی ہے، نذر یہ ہے کہ وہ اللہ تعالی کے قرب کے لیے کوئی عمل لازم کر لے جس کا پورا کرنا لازم اور ضروری ہے، اور یہ معاہدہ اور عہد اور وعدہ ہے، کیونکہ اس نے اللہ تعالی کے لیے اس چیز کا التزام کیا ہے جو اللہ تعالی نے اس سے طلب نہیں کی.

دیکھیں: فتاوی الکبری (5 / 553).

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما، اور امام مالك، عطاء، زہری، نخعی، شعبی، یحیی بن سعید رحمہم اللہ تعالی کا بھی یہی قول ہے، جیسا کہ " المدونۃ" میں مذکور ہے.

دیکھیں: المدونۃ (1 / 579 ـ 580).

جواب کا خلاصہ:

آپ کے ذمہ قسم کا کفارہ ہے کیونکہ آپ نے اللہ تعالی کے ساتھ کیا ہوا عہد توڑا ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو تقوی اور ہدایت اور عفت و عصمت اور غنی سے نوازے.

واللہ اعلم .